تار کا پتہ — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل قادیان بٹالہ — THE ALFAZL QADIAN — قیمت فی پرچہ

اخبار ہفتہ میں دو بار

الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی — بیرون ہند

ایڈیٹر: غلام نبی

نمبر ۹۰ | مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۲۴ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۵ شوال ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

۱۸ مئی بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اہم تبلیغی امر کے متعلق عام مجلس شوریٰ منعقد فرمائی جس میں ہر احمدی کے اظہار رائے کا موقع تھا۔ بالآخر پیش شدہ امر کے لئے طرفین کے ووٹ لئے گئے تجویز کے مثبت پہلو کی آراء منفی پہلو سے کئی گنا زیادہ تھیں۔ حضور نے بیرونی جماعتوں کی آراء آنے تک اپنی رائے محفوظ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

جناب چودہری فتح محمد خان صاحب کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرا بچہ پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اور خادم دین بنائے۔

مبارک صد مبارک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی کی شادی

یہ خبر جماعت احمدیہ میں نہایت مسرت اور خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی دختر نیک اختر صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کا عقد مبارک مرزا رشید احمد صاحب خلف الرشید جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب سے ۱۵ مئی ۱۹۲۴ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ چونکہ نکاح پڑھے جانے کا اعلان قبل از وقت ہو چکا تھا اسلئے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کا بہت بڑا مجمع مسجد میں ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائیگا۔ جناب خان بہادر مرزا سلطان احمدؐ صاحب حضور کے دائیں طرف تشریف رکھتے تھے۔ حضور نے ان کے شرح صدر کے لئے بھی احباب کو دعا کے لئے ارشاد فرمایا۔

ہماری دُعا ہے۔ اور تمام جماعت بھی اس دُعا میں شریک ہو۔ کہ خدا تعالیٰ اس مبارک جوڑے کو جہاں دینی اور دنیوی برکات سے بہرہ اندوز کرے۔ وہاں جماعت کے لئے بابرکت بنائے۔

یہ نکاح بھی ان اہم تاریخی واقعات میں سے ایک نہایت زبردست واقعہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات مفادِ سلسلہ کے لئے سرانجام دے رہی ہے خدا تعالیٰ حضور کی منشار کے مطابق اسے بابرکت بنائے ؎

ہم تمام جماعت کی طرف سے خاندان مسیح موعودؑ کی خدمت میں اس مبارک تقریب پر

مُبارک باد

عرض کرتے ہیں ؎

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی فِفتھ ہائی کلاس کا نتیجہ

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ففتھ ہائی کے ۲۹۔ طلباء میں سے پندرہ کامیاب ہوئے۔ یہ نتیجہ کوئی خوش کن نہیں ہے۔ لیکن اور وجوہات کے علاوہ انکی ایک وجہ فتنہ ارتداد کے انسداد میں اساتذہ کی مشغولیت بھی ہے۔ آیندہ کے لئے بہترین سٹاف کی کوشش کی جارہی ہے۔ اور ہر پہلو میں اصلاح اور ترقی مدنظر ہے۔ احباب اپنے بچوں کو شروع سال سے سکول میں داخل کرادیں۔ تاکہ پڑھائی مکمل ہو سکے۔

پاس ہونیوالے طلباء کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) عبد الرحیم فسٹ ۵۵۰ (۲) حبیب اللہ خان ۵۱۵ (۳) احمد حسین ۴۷۱ (۴) باوا سنگھ ۴۱۳ - (۵) غلام حیدر ۴۱۰ - (۶) جسونت سنگھ ۳۷۵ (۷) محمد کرامت اللہ ۳۶۲ - (۸) محمد اشرف ۳۳۴ (۹) غفور الحق خان ۳۲۱ (۱۰) مرزا محمد صادق ۲۹۰ (۱۱) فیض قادر خان ۲۷۹ (۱۲) محمد یعقوب ۲۷۳ (۱۳) میر عنایت اللہ خان ۲۶۱ (۱۴) برکت اللہ ۲۵۷ - (۱۵) ظہور احمد ۲۵۶ -

اِن کے علاوہ حسب ذیل طلباء نے پرائیویٹ امتحان پاس کیا۔ (۱) عبد الرحیم (ابن ڈاکٹر عبد اللہ صاحب) ۳۴۳ (۲) فیض احمد قادیانی ۳۲۵ - (۳) محمد یوسف ابن خان بہادر غلام محمد صاحب گلگت ۳۲۱ (۴) محمد ایوب خان ہزاروی ۳۱۷ ؎

اخبار احمدیہ

صیغہ تعلیم و تربیت کے انسپکٹر مرزا برکت علی صاحب سابق اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جادہ سٹلمنٹ بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۸ نظارت تعلیم و تربیت میں بعہدہ انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر ہوئے ہیں۔ ایسا ہی ماسٹر عبد العزیز خان صاحب بھی سابق آنریری انسپکٹر مدارس احمدیہ اب بحیثیت کارکن نظارت ہذا بطور انسپکٹر متعین ہوئے ہیں۔ اس لئے تمام سکرٹریان تعلیم و تربیت و مینجران و اساتذہ و تمام جماعتہائے احمدیہ کو اس کے متعلق اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ آیندہ درسگاہوں اور مدارس کو خاطر خواہ حالت میں قائم رکھنے کے لئے کوشش کریں۔ اور جہاں جہاں سلسلہ تدریس باقاعدہ نہیں اسے باقاعدہ کریں۔ سکرٹری رپورٹیں نہیں بھیجتے۔ اور اُمرار جماعت اور مینجران مدارس سے یہ بھی اطلاع نہیں آتی کہ آیا تدریس کا کام باقاعدہ ہو رہا ہے۔ اور آیا احباب جماعت ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں یا نہیں میں عام احباب سے اُمید کرتا ہوں۔ کہ وہ نظارت ہذا کے انسپکٹروں کو حقیقت حال سے آگاہ ہونے کے لئے پوری پوری مدد دینگے۔ اور ان کے مشوروں سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھائینگے۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

عزمِ حج جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ مع اہلیہ صاحبہ بہ ارادۂ حج خانہ کعبہ تشریف لے گئے۔ اپنے ساتھ اپنے ملازم قدیم جمعہ خان کو بھی اپنے خرچ پر لے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں برکات حرم مقدس سے بہرہ اندوز کرے۔ اور باامن و امان واپس لائے۔

دو افسوسناک انتقال (۱) چودہری عنایت اللہ صاحب بیٹی پنشنر انسپکٹر پولیس سکرٹری انجمن احمدیہ حافظ آباد ۲ مئی کو دل کی حرکت بند ہونے کی وجہ سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم سلسلہ عالیہ کے سچے خادم تھے۔ اور خاکسار کے ہمراہ آخری جمعہ کی نماز ادا کرنے کے واسطے موضع پریم کوٹ میں تشریف لے گئے تھے۔ راستہ میں انہوں نے ذکر فرمایا کہ گذشتہ شب ایک بڑا مبشر خواب دیکھا ہے۔ جس کی وجہ میرے دل کو آج معمول سے زیادہ سرور ہے۔ مرحوم نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک بڑا نورانی دریا ہے جس کو میں عبور کر رہا ہوں۔ اس کا پانی نہایت ہی شفاف اور نورانی ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین وغیرہ بھی مبایع میرے ساتھ ہیں لیکن وہ اس دریا کو عبور نہیں کر سکے۔ اور کنارے پر کھڑے رہے ہیں۔ میں اس نورانی دریا کو عبور کر کے نہایت ہی خوش ہوں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد کر رہا ہوں۔ خاکسار اللہ دتا نائب سکرٹری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ قادیان دارالامان - ۲۰ مئی ۱۹۲۴ء

ریاست بھرتپور میں انہدام مساجد

مسلمانوں کو مرتد بنانے کے بعد معابد کی تباہی

ریاست بھرتپور ملکانوں کے ارتداد کے سلسلہ میں بڑی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ کیونکہ اس کے علاقہ میں کئی ہزار مسلمان راجپوت اسلام سے مرتد کر کے ہندو بنائے جا چکے ہیں۔ اور ان چند افراد کے سوا جو احمدی مبلغین کے ذریعہ ارتداد سے تائب ہوئے۔ اور طرح طرح کے مصائب اور آلام کے ہدف بنائے جا رہے ہیں۔ شاید ہی کوئی ملکانہ راجپوت اس ریاست کے سارے طول وعرض میں مرتد ہونے سے بچا ہو۔ کیونکہ جاہل غریب اور مقروض ملکانوں کو جہاں ہوشیار۔ چالاک اور دھوکہ باز ہندو طرح طرح کے لالچ دیتے رہے وہاں ریاستی اثر اور رسوخ سے فائدہ اٹھا کر مرعوب اور خوف زدہ بھی کرتے رہے۔ اور پولیس کھلم کھلا ان کی پشت پناہ رہی۔ پھر اسی پر بس نہ کی گئی۔ بلکہ جب احمدی مبلغ ملکانوں کو سمجھانے اور دھوکہ باز ہندوؤں اور آریوں کے پنجۂ ستم سے نکالنے کے لئے ریاست کے دیہات میں گئے۔ تو اول اول انہیں نکالنے اور دکھ دے کر نکل جانے پر مجبور کیا گیا۔ گاؤں کے شریر اور فتنہ انگیز لوگوں سے گالیاں اور مارنے کی دھمکیاں دلائی گئیں۔ رہائش کے لئے کوئی جگہ دینے سے روک دیا گیا۔ حتیٰ کہ کھانے پینے کی اشیاء قیمتاً دینی بھی بند کر دی گئیں۔ لیکن باوجود ان شرمناک اور انسانیت سے گری ہوئی کوششوں کے جب دیکھا کہ احمدی مبلغ بڑی خوشی سے انہیں برداشت کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف ان کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آئی۔ بلکہ وہ اپنے مدعا اور مقصد میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ تو ریاستی حکام کے اختیارات میں جو کچھ تھا۔ وہ انہوں نے کر دکھایا۔ چنانچہ موضع اکرن اور چارلی گنج کا مشہور واقعہ تفصیل کے ساتھ اخبارات میں آ چکا ہے۔ جب ان دونوں دیہات کے بہت سے لوگ ایک عام جلسہ میں احمدی مبلغوں کے ذریعہ کلمہ طیبہ پڑھ کر ارتداد سے تائب ہو گئے۔ اور مسلمان سقوں کی مشکوں سے انہوں نے پانی پی لیا۔ تو نرائن سنگھ سب انسپکٹر پولیس جو پہلے بھی ارتداد میں نمایاں حصہ لیتا رہا تھا۔ وہاں پہنچ گیا۔ اور وہ لوگ پھر مرتد ہونے پر مجبور کئے گئے اس کے ساتھ ہی مزید یہ کوشش کی گئی۔ کہ احمدی مبلغین کو وہاں سے نکال دیا جائے۔ اس کے لئے ہر طرح دکھ اور تکلیف دی گئی۔ کرایہ کے مکان سے نکلوا دیا گیا۔ لین دین بند کر دیا گیا۔ لیکن ہماری جماعت کے نہایت سربرآوردہ اور معزز اصحاب جو حالات کی نزاکت کی وجہ سے وہاں پہنچ گئے تھے۔ سخت گرمی کے موسم میں ایک چھوٹی سی چھولداری کے نیچے کھلے میدان میں پڑے رہے۔ کھانے پینے کی اشیاء دوسرے مقامات سے منگاتے اور اپنے ہاتھوں کھانا تیار کرتے رہے۔ اور اس طرح اس وقت تک بڑے صبر اور استقلال سے تمام تکالیف برداشت کرتے رہے۔ جب تک کہ ریاست کی کونسل اپنے چہرہ سے نقاب اتار کر کھلم کھلا اپنے اصلی روپ میں ظاہر نہ ہو گئی۔ یعنی اس نے اپنے حدود سے مسلمان مبلغین کے اخراج کا حکم نافذ کر دیا اسوقت سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ ریاست کے خلاف آئینی کارروائی کی جاتی۔ اور بالادست حکام کو توجہ دلائی جاتی۔ جس کے متعلق ہم نے مقدور بھر کوشش کی۔ مگر اس میں کامیابی اسلئے نہ ہوئی۔ کہ ہماری آواز کو صرف ایک فرقہ کی آواز سمجھا گیا۔

اسوقت جبکہ ریاست بھرتپور میں اسلام کی زندگی اور موت کے سوال پر کشمکش ہو رہی تھی۔ اس وقت جبکہ اس علاقہ میں بسنے والے مسلمانوں کی مذہبی حفاظت اور نگہبانی کا مسئلہ درپیش تھا۔ اس وقت جبکہ اس ریاست کے حدود میں سے مسلمانوں کو مرتد بنا کر اسلام کو مٹا دینے کے خلاف جدوجہد کی جا رہی تھی۔ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان کانوں میں تیل ڈالے پڑے رہے۔ اور ان کی مذہبی بے غیرتی اور بے حمیتی کی انتہا یہ تھی کہ نہ صرف انہوں نے عملی طور پر اس بارے میں کچھ نہ کہا۔ بلکہ ان کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ ان کے قلم ٹوٹ گئے۔ اور ان کی آوازیں بند ہو گئیں۔ ورنہ اس وقت اگر تمام مسلمان بھرت پور کی اس زبردستی اور خودسری کے خلاف متفقہ طور پر آواز اٹھاتے۔ جو احمدی مبلغین کو ریاست کے حدود سے خارج کر دینے میں دکھائی گئی تھی۔ درآنحالیکہ آریہ انہی دیہات میں پھر کر بیچے کھچے لوگوں کو مرتد ہونے پر مجبور کر رہے تھے۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ گورنمنٹ ہند اس طرف توجہ نہ کرتی۔ اور اس صریح ظلم اور بے انصافی کو جاری رہنے دیتی۔ مگر اس خون کے آنسو رلانے والی گھڑی میں جبکہ ریاست بھرت پور میں اسلام پر بیکسی اور غربت ماتم کر رہی تھی۔ مسلمانان ہند کو اپنے عیش و عشرت سے اتنی بھی فرصت نہ ملی۔ کہ ذرا زبان ہی ہلا دیتے۔ اس وقت ہماری جماعت کے بہتر سے بہتر اصحاب ریاست کے اس جبر وستم کے مقابلہ میں عمدہ سے عمدہ طریق پر کارروائی کرنے کے لئے تیار تھے اور کوئی تکلیف اور کوئی دکھ انہیں ہراساں نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن ان کی کارروائی کے مؤثر ہونے کے لئے ضرورت تھی۔ مسلمانوں کی متفقہ تائید اور حمایت کی۔ مگر باوجود اسکے کہ یہ ہمارا کوئی فرقہ وارانہ کام نہ تھا۔ بلکہ تمام مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ تھا۔ کیونکہ تمام مسلمان مبلغوں کو ریاست کے حدود سے خارج کیا گیا تھا۔ لیکن کسی کو ذرا بھی پرواہ نہ ہوئی۔ اور کسی نے اس کے متعلق اتنا بھی خیال نہ کیا۔ جتنا کسی معمولی سے معمولی واقعہ کے متعلق کیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ادھر تو احمدی مبلغ ریاست سے نکالدئے گئے۔ اور ان کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا گیا۔ جس پر آریوں کو اور زیادہ اپنا جال پھیلانے اور مرتدین کو مضبوط پھندوں میں جکڑنے کا موقع مل گیا۔ اور

ادھر ریاست پر عام مسلمانوں کی مذہبی بے حمیتی اور بے غیرتی ظاہر ہو گئی۔ اور اس نے سمجھ لیا۔ کہ مسلمان اپنے مذہب سے اس قدر بیگانہ اور اتنے لاپرواہو چکے ہیں۔ کہ اسلام پر کوئی بڑی سے بڑی ضرب بھی انہیں جگا نہیں سکتی۔ اس لئے اب اس نے ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمان راجپوتوں کو مرتد بنائے جانے کے بعد۔ اور اسلام کو مٹا دینے کی انتہائی کوشش کرنے کے بعد اسلامی آثار اور اسلامی معابد کو بھی مٹا دینے کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ شاید اس خیال سے کہ جب ریاست میں کوئی مسلمان ہی نہیں رہا۔ اور سب کو مرتد بنا لیا گیا ہے۔ تو مسلمانوں کی کسی عبادت گاہ کی کیا ضرورت ہے۔ اور کیوں بلا وجہ اس سے ریاست کا پوتر زمین کو اپوتر ہونے دیا جائے۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب بھرت پور کے پیش نظر اپنے مرکزی شہر کی توسیع کی ایک سکیم ہے۔ جسے مکمل کرنے میں آٹھ مساجد شہید کی جائینگی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب اپنی والدہ صاحبہ کی ایک یادگار تعمیر کروانا چاہتے ہیں۔ جس کے سلسلہ میں چند مزید مساجد کو شہید کیا جائیگا۔ ان آٹھ مساجد میں سے تین مساجد اس وقت تک کلیتہً یا کسی حد تک شہید ہو چکی ہیں۔ ایک مسجد جو سب سے بڑی تھی توڑ کر زمین کے برابر کر دی گئی ہے۔ اور اس کا نشان تک مٹا دیا گیا ہے۔ دوسری اور تیسری مسجد کے مینار وغیرہ توڑ کر شکھوں بر آمدوں میں منتقل کر دیا گیا۔ اور منبر کے محراب کی الماری بنا دی گئی ہے۔ افواہ ہے کہ ان مساجد کے گودام بنا دیے جائینگے۔ جس مسجد کو بالکل شہید کر دیا گیا۔ وہ ڈیڑھ صدی قبل کی بنی ہوئی تھی۔ افواہ ہے۔ کہ بعض مسلمان باشندوں نے مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔ لیکن ان سے کہدیا گیا کہ احکام سوچ سمجھ کر جاری کئے گئے ہیں۔

یہ اعلان جمعیۃ العلماء ہند کے ناظم صاحب کی طرف سے ہوا ہے۔ اور ایک وفد جو حالات کی تحقیقات کے لئے بھرت پور گیا تھا۔ اس کے ارکان کا بیان ہے۔ کہ ایک مسجد فی الواقعہ کلیتہً شہید کر دی گئی ہے۔ اور دو مساجد کے مینار وغیرہ گرا کر انہیں گوداموں کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے ؛

یہ نہایت ہی دردناک اور رُوح فرسا کارروائی ہے۔ جو ریاست بھرت پور نے کی ہے۔ لیکن مسلمانوں پر اس قدر مُردنی چھائی ہوئی ہے کہ سوائے اخبارات میں معمولی اطلاعات شائع کرنے اور بعض مقامات پر جلسے منعقد کر کے "سخت نفرت و حقارت اور انتہائی غیظ و غضب کا اظہار" کرنے کے کوئی عملی کارروائی کرنے کی انہیں توفیق نہیں ملی۔ کسی مذہبی لیڈر اور کسی ذمہ وار شخص نے تا حال اتنی تکلیف بھی گوارا نہیں کی۔ کہ بھرت پور جا کر برباد و تباہ شدہ مساجد کی حالت کو دیکھے۔ اور ان کی بحالی کے لئے کوشش کرے۔ جس کی وجہ صاف ہے۔ کہ مسلمانوں میں نہ تو ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے مذہب کے لئے تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں اور نہ ان میں ایسے لیڈر اور راہ نما ہیں۔ جو کسی معاملہ میں ان کی صحیح طور پر راہ نمائی کر سکیں۔ بیشک گذشتہ چند سالوں میں بہت سے مسلمان جیل خانوں میں گئے۔ اور مختلف میعاد کی سزائیں بھگت کر آئے۔ لیکن مذہب کی خاطر نہیں۔ بلکہ حصول حکومت کے نام سے۔ اور دین کے لئے نہیں بلکہ لیڈر بننے کے شوق میں۔ اگر ان لوگوں میں مذہب کا احساس اور مذہب کی حفاظت اور حمایت کا جوش ہوتا۔ تو یہ اسوقت اپنے گھروں میں بیٹھے آرام نہ کرتے۔ جب پنڈت مدن موہن مالویہ اور مہاشہ شردھانند صاحب اور لالہ ہنسراج صاحب جیسے ہندو اور آریہ لیڈر مسلمان راجپوتوں کو مرتد بنانے میں انتہائی جدوجہد کر رہے تھے۔ اور ہزاروں مسلمان کہلانیوالوں کو وحدانیت کے جھنڈے سے ہٹا کر بت پرستی کی لعنت میں گرفتار کر رہے تھے۔ پھر اگر وہ خود اس فتنہ کے مٹانے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ تھے تو اس وقت ان کی رگ حمیت کو ضرور جوش میں آجانا چاہئیے تھا۔ جب احمدی مبلغوں کو ملکانوں کو سمجھانے اور اسلام پر قائم رہنے کی تلقین کرنے کے جرم میں ریاست بھرتپور میں انتہائی ظلم و ستم کا شکار بنایا جا رہا تھا اور بالآخر اس کو کافی نہ سمجھ کر حدود ریاست سے اخراج کا حکم جاری کر دیا گیا تھا۔ لیکن وہ یہ سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہوئے خاموش رہے۔ جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ ریاست نے اسلام کے خلاف اب دوسرا وار کیا۔ اور ہمیں امید نہیں کہ مسلمان اس کا نتیجہ خیز اور فائدہ بخش صورت میں مقابلہ کر سکیں۔ چنانچہ اسوقت تک انہوں نے جو کچھ کیا ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند دن اخبارات میں رو دھو کر خاموش ہو جائینگے ؛

اسکے مقابلہ میں جب احمدی مبلغین کو ریاست بھرتپور میں اسلئے تکالیف دی گئیں۔ کہ وہ کیوں ملکانوں کو اسلام پر قائم رکھنے اور آریوں کے پھندے سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں جب یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ انہیں گرفتار کر لیا جائیگا۔ تو ہماری جماعت کے ذمہ وار اور سر کردہ اصحاب خود اس مقام پر پہنچ گئے۔ جہاں گرفتار کئے جا سکتے تھے وہاں انہوں نے کئی دن سخت طپش اور دھوپ میں چند فٹ کی چھولداری میں بسر کئے۔ پھر جب ۲۴ گھنٹے سے زیادہ ریاست کے حدود میں نہ ٹھہرنے کا حکم ہوا۔ تو یہ طریق اختیار کیا گیا کہ ایک دن جو اصحاب جاتے۔ وہ دوسرے دن واپس آگرہ یا کسی انگریزی علاقہ کے گاؤں میں آجاتے۔ اور انکی جگہ اور چلے جاتے۔ اگر ریاست ہمارے مبلغین کو گرفتار کر لیتی تو ہم اپنا آخری آدمی بھی اسکے حوالہ کر دیتے۔ اور اسوقت تک اس سلسلہ کو ختم نہ ہونے دیتے۔ جب تک یا تو ہمارے پاس کوئی آدمی نہ رہتا۔ یا ریاست اپنے طرز عمل میں اصلاح کر لیتی۔ لیکن ریاست نے گرفتار کرنے کی بجائے اخراج کا حکم جاری کیا۔ اس لئے قانون کے احترام کے لئے مجبوراً ہمیں ریاست کے علاقہ سے نکل جانا پڑا۔ مگر پھر بھی جدوجہد ختم نہ ہوئی۔ بلکہ ہم نے اپنے مبلغین کو انگریزی علاقہ کے ان دیہات میں متعین کر دیا جو ریاست کے حدود کے قریب تھے۔ اور وہاں رہ کر ریاستی ملکانوں میں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور کئی لوگ اس طرح ارتداد سے تائب ہوئے۔ جو اب تک باوجود ریاستی مظالم کا تختہ مشق بننے کے قائم ہیں ؛

یہ حالات ہم نے اس لئے بیان کئے ہیں کہ تا معلوم ہو سکے کہ ہماری چھوٹی سی اور غریب جماعت نے ریاست بھرتپور کے ایک ظالمانہ حکم کے مقابلہ میں اپنی پُر امن اور مؤثر جدوجہد کس شان اور کیسے وقار کے ساتھ جاری رکھی۔ اور ریاست کی ...انتہائی جابرانہ کارروائی اسے تبلیغ و اشاعت کے کام سے نہ روک سکی لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اسوقت ذرا بھی مدد نہ کی۔ اور اس طرح اسلام سے بیگانگت اور لاپرواہی کا ثبوت دیکر ریاست کو مساجد کے انہدام کی جرأت دلائی۔

[illegible] ریاست کو اس فعل شنیع سے باز رکھنے کے لئے کیا کارروائی کرتے ہیں ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

حقیقی لیلۃ القدر

ازحضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ رمئی ۱۹۲۴ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سُورہ قدر پڑھ کر فرمایا:-

۲۷ رمضان اور جمعہ کا دن

الفضل میں ایک نوٹ شائع ہوا تھا۔ اور وہ نوٹ کتاب سیرۃ المہدی کی اس روایت کی بناء پر تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی بتایا گیا تھا۔ "جب رمضان کی ۲۷ تاریخ اور جمعہ مل جائیں۔ تو وہ رات یقیناً لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے" اس روایت کو دیکھ کر ہماری جماعت کے تمام طبقات کے لوگوں میں یہ جوش پیدا ہو گیا۔ کہ اب کے ہماری خوش قسمتی سے رمضان کی ۲۷ جمعہ کا دن ہے۔ اس لئے یقیناً شب قدر ہوگی۔ اس خیال کو اپنے دل میں پختہ کرتے ہوئے ہماری جماعت کے لوگوں میں ایک غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ ایک دعاؤں کے لئے نایاب اور بیش بہا موقعہ ہے۔ اور یہی وہ رات ہے۔ جس میں رُوحانی برکات کا نزول ہوتا ہے۔ اور دعاؤں کی قبولیت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ جوش اور برکات کے حاصل کرنے کی تڑپ اور اس کے لئے بے چینی اس دن یہاں تک بڑھ گئی کہ بہت سے لوگوں نے مجھ کو دعا کے لئے لکھا۔ اور دعا کی درخواستیں اس قدر میرے پاس جمع ہو گئیں۔ کہ جب میں دعا کے لئے اُٹھا۔ ۴۵ منٹ میں میں صرف ان درخواست کنندگان کے نام پڑھ سکا اور اگر میں کہیں ان درخواستوں کے مضمون کی طرف توجہ کرتا۔ تو نہ معلوم کتنا وقت صرف ہوتا اور کب میں فارغ ہوتا۔ باوجود ان درخواست کنندگان کی کثرت کے اور اس روایت کے راوی کے ثقہ ہونے کے میں ان علوم کی بناء پر جو روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن کے آثار چڑھاؤ اکثر دُنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ اور جو ایسے پیچیدہ اور مغلق ہوتے ہیں۔ کہ عام فہم لوگ انکو آسانی سے حل نہیں کر سکتے ہیں ان کی پیچیدگیوں اور ان کے مغلق ہونے کو مدنظر رکھتے ہوئے اور روایت کے بیان کرنے اور راوی کے کوئی بات سمجھنے کی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب بھی کبھی جمعہ اور ۲۷ تاریخ رمضان کی اکھٹے ہو جائیں۔ تو یقیناً اس رات شب قدر ہوتی ہے۔

رُوحانی امور کو سمجھنے میں مشکلات

کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ رُوحانی اُمور کے سمجھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ بسا اوقات ان رُوحانی امور میں اشاروں سے کام لیا جاتا ہے۔ پھر بعض اوقات ان امور میں سے کچھ مستثنیات ہوتی ہیں اور بعض اوقات ان میں استعارے اور کنائے اس کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں کہ عام فہم لوگ اس کو آسانی سے سمجھ نہیں سکتے۔ مگر باوجود ان پیچیدگیوں اور استعاروں کے پھر اس میں شبہ نہیں کہ لیلۃ القدر عام طور پر رمضان کی ۲۷ تاریخ کو ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی مذہب صوفیاء کا تھا اور یہی خیال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معلوم ہوتا ہے۔ اور نہ صرف یہ عقیدہ صرف صوفیاء کا اور حضرت مسیح موعود کا تھا۔ بلکہ اسکی تائید تواتر سے بھی ہوتی ہے۔ اور اسی کی تائید میں ایک کثیر حصے کا خیال اور عقیدہ ہے۔ چنانچہ ساٹھ فیصدی علماء اور صوفیاء اس عقیدے کی تائید کرتے ہیں۔ اور چالیس فیصدی کا یہ خیال ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کسی میں ہوتی ہے۔ اور پھر ایک اور خیال یہ بھی ہے کہ رمضان کی پہلی دس راتوں میں بھی لیلۃ القدر ہو جاتی ہے۔ ان تمام روایتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جمعہ کی رات اور دن میں جو خصوصیات ہیں۔ وہ اور دنوں میں نہیں۔ اور جب اس دن رمضان کی بھی ۲۷ تاریخ ہو۔ تو وہ خصوصیات اس بات کی مقتضی ہیں۔ کہ لیلۃ القدر جمعہ کی رات کو ہو۔ لیکن ہم یہ یقین سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ جب رمضان کی ۲۷ تاریخ اور جمعہ مل جائیں۔ تو ضرور ہی اس رات لیلۃ القدر ہو گی۔

روایت کے متعلق شبہات

پھر اس روایت کے متعلق یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ حضرت صاحب نے وہ بات کسی اور رنگ میں بیان کی ہو۔ اور سُننے والے نے اُسے اور رنگ میں سمجھ لیا ہو۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سُننے والے کو غلطی لگ گئی ہو۔ اور وہ اس منشاء کو نہ سمجھا ہو۔ جس کو مدنظر رکھ کر یہ بات حضرت صاحب نے بیان کی ہو۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ جس بات کے ضمن میں یہ بات کہی گئی ہو۔ اُسے وہ بھُول گیا ہو اور صرف اتنی بات اُسے یاد رہی ہو۔ پس کسی بات کو سمجھنے کے لئے موقعہ اور محل کا معلوم ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ موقعہ اور محل اور طرز کلام اور سلسلہ گفتگو یہ سب کلام کے جزو اعظم ہیں۔ بعض دفعہ انسان ایک بات ایک سلسلہ کلام میں ایسی کہہ جاتا ہے۔ کہ اگر اُسکو یُوں کہے۔ تو سُننے والے کو بُری لگے۔ پس ہو سکتا ہے۔ کہ سلسلہ گفتگو اور طرز کلام یا موقعہ محل اسکو یاد نہ رہا ہو۔ اور وہ بھُول گیا ہو۔ پس یہ ایک روایت ہے۔ اور روایتوں میں ہزارہا قسم کے شبہات ہو سکتے ہیں۔ اور پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن باوجود ان تمام شبہات کے پیدا ہونے کے ہم اس کی ایسا خیال نہیں کرتے۔ کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ یا اس کا راوی ثقہ نہیں ہے۔ اور ایسا شخص ہے۔ کہ اس کی بات مانی نہ جائے۔ پس میں اس روایت کو مان کر تم سے پوچھتا ہوں۔ کہ تم نے اس لیلۃ القدر کے لئے تو اتنا جوش دکھایا۔ اور اتنی درخواستیں دُعا کے لئے لکھیں لیکن کیا تم اس لیلۃ القدر کی برکات کے حاصل کرنے کے لئے جو درحقیقت نبیوں کا زمانہ ہوتی ہے۔ اسی قدر بے چین اور متفکر ہو۔ لیلۃ القدر کوئی معمولی رات نہیں۔ بلکہ فرشتوں اور برکتوں کے نزول کی رات ہے۔

اور یہ وہ رات ہے۔ جس کے اندر خدا تعالےٰ نے دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص وقت رکھا ہے۔ وہ اس وقت میں دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور ان کو قبول کرتا ہے۔

لیلۃ القدر سے سبق

مگر اس لیلۃ القدر میں ہم کو خدا تعالےٰ نے دو سبق دیئے ہیں۔ اوّل یہ کہ اختلاف کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے لیلۃ القدر کی برکات دور ہو جاتی ہیں۔ اور انسان ان روحانی برکتوں سے جو اس رات میں نازل ہوتی ہیں۔ محروم رہتا ہے۔ اور اس کا محروم رہنا نہایت بدبختی کی علامت ہے۔ کیونکہ وہ شرف اور وہ برکات جو اس میں نازل ہوتی۔ اور انسان کو حاصل ہوتی ہیں وہ ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہیں اور یہ رات ہزار مہینے کی راتوں سے بہتر ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی نعمت بغیر محنت اور کوشش کے میسر نہیں آسکتی۔ پس اتنی عظیم الشان برکتوں والی رات۔ جو ایک ہزار مہینے سے بہتر قرار دی گئی ہے۔ اور برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے لئے معین کی گئی ہے۔ کوئی معمولی نعمت نہیں۔ ان ہی برکات کے نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیال ہوا۔ کہ میں اپنے صحابہ کو اس کا صحیح علم دوں۔ تاکہ وہ اس میں عبادت کرکے خدا کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہو جائیں۔ چنانچہ اسی خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ آپ ایک دفعہ باہر تشریف لائے۔ اور آپ کا ارادہ تھا۔ کہ صحابہ کو وہ راز بتائیں۔ لیکن جونہی کہ آپ باہر نکلے آپ نے دو آدمیوں کو لڑتے جھگڑتے دیکھا۔ ان کی یہ حالت دیکھکر آپ لیلۃ القدر کا معین وقت بھول گئے۔ اور آپ کا خیال لڑائی کی طرف لگ گیا۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اس کی برکتوں سے عام لوگ فائدہ اٹھانے سے محروم رہ گئے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ لڑائی اور اختلاف لیلۃ القدر کی برکتوں کو دور کر دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ آپ کے ذہن میں کوئی معین وقت لیلۃ القدر کا نہ تھا۔ کیونکہ اگر معین وقت اور تاریخ آپ کے ذہن میں ہوتی تو آپ نہ بھولتے۔ آپ کا بھول جانا بتاتا ہے۔ کہ آپ کے ذہن میں کوئی خاص نکتہ تھا۔ جس کی بنا پر آپ نے تعبیر کی تھی۔ اور وہ نکتہ آپ کو یاد تھا۔ لیکن جب آپ اس تعبیر کو بتانے کے لئے باہر تشریف لائے۔ تو لڑائی اور جھگڑا دیکھکر آپ اس نکتہ کو بھول گئے۔ اور وہ آپ کے دماغ سے نکل گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ کہ میں تم کو لیلۃ القدر کے متعلق بتانے آیا۔ لیکن تمہارے اس اختلاف اور لڑائی کو دیکھکر بھول گیا۔ اب تم لیلۃ القدر کو رمضان کے پچھلے عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ وعلیہ وآلہ وسلم نے بھی لیلۃ القدر کو معین نہ کیا۔ اسی طرح بعض صوفیاء کرام اور روحانی علماء کے نزدیک بھی لیلۃ القدر رمضان کی پہلی دس راتوں میں سے کسی میں بھی ہو سکتی ہے پس اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام رمضان کا ہی مہینہ لیلۃ القدر ہے۔ اور خدا کی رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے والا ہے۔ اب جب کہ خود آنحضرت صلے اللہ وعلیہ وآلہ وسلم نے کوئی معین رات بیان نہیں کی۔ اور نہ ہی کسی خاص رات کو صوفیاء کرام اور علماء روحانی نے معین کیا ہے۔ بلکہ ان کا اس میں اختلاف ہے۔ حتیٰ کہ بعض ۲۷ تاریخ رمضان کی قرار دیتے ہیں۔ اور بعض پہلی دس راتوں میں سے کوئی قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ کہ جمعہ اور ۲۷ رمضان کی تاریخ اکٹھی ہو جائے۔ تو لیلۃ القدر اس شب ہو گی پس ان تمام روایات کے ہوتے ہوئے ہم حضرت صاحب کے متعلق اس روایت کی تعبیر کرینگے۔ اور یہ کہینگے۔ کہ جمعہ کی خصوصیات اس بات کی متقضی ہیں۔ کہ جمعہ اور ۲۷ تاریخ رمضان مل جائیں۔ تو اس رات لیلۃ القدر ہو۔ لیکن یہ ہم یقینی اور حتمی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ خدا کسی قاعدے کا پابند نہیں۔ اس کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ ۲۷ کو ہی لیلۃ القدر کرے۔ اور نہ ہی خدا نے تمہارے ساتھ یہ عہد کیا ہے۔ کہ میں ۲۷ کو ہی لیلۃ القدر کروں گا۔ اور اس سے پہلے نہ کروں گا۔ پھر خدا تعالےٰ اپنے پاس استغنا رکھتا ہے۔ اور وہ استثناؤں سے اپنے قولوں اور فعلوں میں تغیر کر سکتا ہے۔ تم خدا کو مجبور نہیں کر سکتے کہ ضرور وہ تمہارے کہنے کے مطابق ہی کرے۔ اور تمہاری مرضی کے موافق کرے۔ ہاں تم اس کو رمضان کے آخری عشرے کی وتر راتوں میں تلاش کر سکتے ہو اور تم ان روحانی برکتوں کو جو اس میں نازل ہوتی ہیں حاصل کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ تم اختلاف اور لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ کیونکہ یہی نکتہ لیلۃ القدر میں بتایا گیا ہے کہ لڑائی جھگڑے اور اختلاف روحانی برکات کو مٹا دیتے ہیں۔ اور خدا کے غضب کو کھینچتے ہیں۔

لیلۃ القدر کے حصول کیلئے تم نے کیا کیا

اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے اپنے شوقوں اور تیاریوں سے بتا دیا تھا۔ کہ تم کس قدر لیلۃ القدر کے برکات کے حصول کیلئے بیچین ہو۔ مجھے تمہاری درخواستوں سے تمہاری بیچینی اور گھبراہٹ کا اندازہ ہوتا تھا۔ کہ تم اس کے برکات کے حاصل کرنے کے لئے بڑے مشتاق ہو۔ لیکن تم نے ان برکات کے حصول کے لئے کتنی قربانیاں کیں۔ کتنے اختلافات کو دور کیا۔ کتنے جھگڑوں کو مٹایا۔ یا کتنی جگہ ایثار کیا۔ اگر تم نے جھگڑوں اور اختلافوں کو نہیں مٹایا۔ اور اپنے اندر تبدیلی نہیں کی۔ تو اس کا کیا فائدہ۔ اگر تم نے رسمی طور پر اس لیلۃ القدر کی خوشی منائی۔ اور تم نے عارضی جوش ظاہر کیا۔ اور حقیقی جوش نہ پیدا کیا۔ ایسی صورت میں کون ضامن ہے۔ کہ تم سے لیلۃ القدر کے برکات نہ چھین لئے جائیں گے۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ وعلیہ وسلم کے وقت ان دو صحابیوں کی لڑائی اور آپس کے اختلاف کرنے کی وجہ سے اس کے برکات کو اٹھا لیا گیا۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کیا تم نے نہ اٹھائے جانے کے متعلق خدا سے عہد لے لیا۔ یا لیلۃ القدر کوئی رتی ہے۔ کہ تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا ہے۔ اور وہ تم سے چھٹ نہیں سکتی۔ اور تم کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم کو لیلۃ القدر کے برکات ضرور حاصل ہو جائینگے خواہ ہم میں کس قدر اختلاف موجود ہوں۔ مگر ایسا

نہیں۔ تو تمہارا فرض ہے۔ کہ تم ان شرائط کی پابندی کرو جو خدا نے اس کے برکات کے حاصل کرنے کے لیئے ضروری قرار دی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ اختلاف اور جھگڑوں کو چھوڑ دو اور تبدیلی پیدا کرو۔ ورنہ یاد رکھو۔ جب تک تبدیلی نہ کرو گے۔ اس کی برکات کو حاصل نہ کر سکو گے۔ خواہ تم لیلۃ القدر کی ساری رات ہی کیوں نہ جاگتے رہو۔ اور دعائیں کرتے رہو۔ وہ تمہارے ہاتھ سے اسی طرح نکل جائیگی۔ جس طرح ایک مچھلی تڑپ کر ماہی گیر کے ہاتھ سے اور ایک گولی سنساتی ہوئی زخمی کے بدن سے نکل جاتی ہے ؞

کوشش کے بغیر کوئی کامیابی نہیں

پھر دوسرا نکتہ لیلۃ القدر میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آرام سے بیٹھنے کے ساتھ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تم سست بیٹھے رہنے سے لیلۃ القدر کی برکات کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تم تکلیف کو برداشت کرو گے۔ اسی وقت اس قابل ہو گے۔ کہ لیلۃ القدر کی برکات سے تم کو حصہ دیا جائے چونکہ اسکی برکات معمولی برکات نہیں ہیں۔ اس لیئے خدا نے چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ اس سے اطلاع دے۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ میری اُمّت اس سے محروم نہ رہے۔ اور آپ نے ان کو اطلاع دینی چاہی۔ لیکن خدا کا چونکہ یہ منشا نہ تھا کہ آپ اطلاع دیں۔ اس لئے ایسے اسباب پیش آ گئے۔ کہ آپ بھول گئے۔ اور وقت یاد نہ رہا۔ خدا تعالیٰ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا پتہ بتانا اس لئے نہیں تھا۔ کہ آپ کو وہ وقت کبھی میسر نہ آیا تھا۔ یا اس لیئے کہ آپ کو آسانی ہو جائے یا اس لیئے کہ آپ اس کی حقیقت اور برکتوں کے نزول سے واقف ہو جائیں۔ کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے ذکر اور اسکی یاد سے کسی وقت غافل نہ ہوتے تھے۔ اور نہ ہی کسی یاد کے وقت کو ضائع کرتے تھے۔ اس لئے آپ کے لیئے تو ہر وقت لیلۃ القدر تھی۔ اور آپ کا زمانہ ہی لیلۃ القدر تھا۔ پس جب آپ کا زمانہ ہی لیلۃ القدر تھا۔ تو خدا تعالیٰ کا آپ کو بتلانا اسی طرح تھا۔ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست کو کوئی ہدیہ دیتا ہے۔ تا کہ اپنی خوشی کا اظہار کرے۔ جس طرح عام طور پر تحفہ دینے سے خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ یا یہ بتلانا اسی طرح تھا۔ جس طرح دو دوست کسی لیکچر سے واپس آتے ہیں۔ تو راستے میں ایک دوسرے سے کہتا ہے۔ لیکچر بہت عمدہ تھا۔ حالانکہ دونوں نے سنا ہوتا ہے۔ اور دونوں لیکچر سے واپس آ رہے ہوتے ہیں۔ وہ دوست دوسرے کو اس لیئے بتاتا ہے۔ کہ وہ اس لیکچر پر خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہے نہ کہ اس لیئے کہ دوسرے کو پتہ نہیں ہوتا۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیلۃ القدر بتانے کی صرف ایک یہی غرض ہو سکتی ہے۔ اور وہ خوشی کا اظہار ہے۔ ورنہ آپ تو شب و روز عبادت کرتے تھے۔ اور آپ کا زمانہ ہی لیلۃ القدر تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ میں جا کر لوگوں کو خبر دوں۔ لیکن خدا کا منشا نہ تھا کیونکہ خدا چاہتا تھا کہ لوگ رمضان کی راتوں میں کوشش کر کے تلاش کریں۔ اس لیئے آپ کو بھلا دیا گیا۔ لیکن افسوس ہے کہ عام طور پر لوگوں نے اس نکتہ کو نہ سمجھا۔

لیلۃ القدر اور جمعۃ الوداع

اور ان کی ہوشناک (؟) طبائع چاہتی ہیں۔ کہ انہیں کوئی خاص وقت معلوم ہو جائے۔ جسمیں دعائیں کر کے قبول کرا لیں۔ اور محنت و کوشش سے بچ جائیں اسی لیئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ لیلۃ القدر کا معین وقت معلوم ہو جائے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اسی خواہش کی وجہ سے جب الفضل میں حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق وہ روایت شائع ہوئی۔ جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ تو ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے سمجھا۔ کہ بس اب لیلۃ القدر کا پتہ مل گیا ہے اس کے لیئے وہ تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ مگر ان کی یہ تیاریاں ایسی ہی تھیں۔ جیسے عام مسلمانوں میں یہ مشہور ہے کہ جو کوئی رمضان کے آخری جمعہ میں حاضر ہو کر نماز پڑھ لے اس نے گویا تمام سال کی نمازیں پڑھ لیں۔ بلکہ اس دن نماز پڑھنے کا نام تو ان لوگوں نے قضاء عمری رکھا ہوا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ اسی قسم کے بیہودہ خیالات کی وجہ سے آج میرے سامنے بھی پہلے کی نسبت زیادہ ہجوم ہے۔ اگرچہ یہ ہجوم لاہور امرتسر وغیرہ مقامات کے اس دن کے ہجوموں کی طرح نہیں وہاں تو عام دنوں کی نسبت کئی سو گنا زیادہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔ تاہم یہاں بھی پانچ فیصدی کے قریب زیادتی ضرور ہے۔ اور خاص کر آج عورتوں میں غیر معمولی طور پر زیادتی ہے۔ یہ زیادتی بھی بیہودہ خیالات کی بنا پر ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کیا اس طرح لوگ جمعۃ الوداع میں حاضر ہو کر خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ اور اس سے مکر و فریب اور دغا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسپر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہم بڑے نمازی اور تہجد گذار ہیں۔ یہ لوگ سال میں ایک دفعہ نماز پڑھ کر چاہتے ہیں۔ کہ خدا پر احسان کریں۔ اور اسکو دھوکا دیں۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کو ایسی نماز مل جائے۔ جس کو مرنے سے پہلے ایک دفعہ ہی پڑھیں۔ اسی لیئے اسے قضاء عمری کہتے ہیں۔ اور کوئی کوشش نہیں کرنا چاہتے۔ اسی طرح یہ چاہتے ہیں۔ کہ سوتے رہیں۔ اور لیلۃ القدر کی برکات سے حصہ مل جائے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ لیلۃ القدر کی برکتوں کو بغیر کوشش اور سعی کے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی جمعۃ الوداع اور قضاء عمری کسی کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی جمعۃ الوداع اکیلا ان کو گناہوں سے نجات دے سکتا ہے۔ بلکہ میں تو یقین اور وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ قضاء عمری اور جمعۃ الوداع ان کی باقی نماز و نکو بھی لے ڈوبیگا اور وہ بالکل کورے کے کورے رہ جائینگے۔ ان کی حالت اس شخص کی سی ہوگی۔ جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ صبح کے وقت دریا پر نہانے کے لیئے گیا۔ سردی کا موسم تھا۔ راستہ میں اکڑتا چلا جاتا تھا۔ جب دریا کے قریب پہنچا۔ تو دریا کو دیکھ کر نہانے سے سردی کی وجہ سے رُک گیا۔ اور ایک کنکر اُٹھا کر مارا۔ اور یہ کہکر واپس آ گیا۔ تورا اشنان مورا اشنان۔ یعنی تیرا نہانا اور میرا نہانا ایک ہی ہے۔ راستہ میں اسے ایک اور شخص ملا۔ وہ بھی نہانے جا رہا تھا۔ اس نے پوچھا۔ کس طرح نہائے۔ جب اس نے بتایا۔ تو اس نے

وہیں راستہ سے کنکر اُٹھایا۔ اور وہی بات کہکر پھینکدیا اور چلا آیا۔ پس جمعۃ الوداع اور لیلۃ القدر کے متعلق عام لوگوں کی یہی حالت ہے۔ کیونکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ سستیوں اور آراموں میں بھی پڑے رہیں اور خدا کے انعامات کے بھی وارث بن جائیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوسکتا ؛

لیلۃ القدر کی برکات کس طرح حاصل ہوسکتی ہیں

ان کو اس وقت لیلۃ القدر کی برکات حاصل ہونگی جب راتوں کو جاگینگے اور اس کی انتظار میں بیٹھینگے۔ یہ نہیں کہ انہیں خاص وقت بتا دیا جائے۔ اور وہ آسانی سے اس وقت اُٹھ کر لیلۃ القدر کی برکات حاصل کرلیں۔ جو لوگ ایسی باتوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اور محنت و کوشش پر آرام طلبی کو مقدم کرکے چاہتے ہیں کہ بیٹھے بٹھائے نعمت حاصل کرلیں۔ وہ کبھی ترقی نہیں کرتے۔ ترقی وہی قومیں کرتی ہیں۔ جو کام پر کام کرتی ہیں۔ اور فراغت یا آرام طلبی کو پاس نہیں آنے دیتیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے لوگوں کو دیکھو۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کی عبادت میں اس قدر لطف آیا ہے۔ کہ دوسرے مہینوں میں بھی اسی طرح عبادت کرنے کا طریق بتائیے۔ تاکہ ہم فارغ نہ رہیں۔ اور عبادت میں لگے رہیں۔ یہ تھی صحابہ کی حالت لیکن آج کل کے مسلمانوں کو دیکھو۔ یہ وہ ہیں۔ جو مقررشدہ نمازوں کی بجائے بھی کوئی ایسی نماز تلاش کرتے ہیں۔ جو قضاء عمری کہلائے۔ اور جسے ایک دفعہ پڑھ کر مرتے دم تک کے لئے تمام نمازوں سے فارغ ہو جائیں۔ اسی طرح ایسے روزے مل جائیں۔ جو ساری عمر کے روزوں کی کفایت کریں۔ ان کی ہمتیں دیکھو اور انکی دیکھو۔ صحابہ وہ تھے کہ انہوں نے بے سروسامانی کی حالت میں اور بہت تھوڑے ہوتے ہوئے کسریٰ کی ہزاروں سال کی حکومت اور شان و شوکت کو پاش پاش کر دیا۔ کسریٰ ان کے سامنے مٹی کے ایک ایسے کھلونے کی طرح تھا۔ جسے ذرا ٹھیس لگے۔ اور ٹوٹ جائے انہوں نے اسکی زبردست اور دیرینہ حکومت کو اس طرح اُڑا دیا جس طرح دھُنی ہوئی رُوئی اُڑائی جاتی ہے۔ اور مُسلمان اژدھے بن کر اس کی حکومت کو نگل گئے۔

اس بلند حوصلہ ثابت قدم جماعت کوشش کرنیوالی قوم اور نہ تھکنے والی طاقت کا مقابلہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت کسریٰ کی کثیر التعداد فوجوں سے ہوا۔ تو کسریٰ کے لئے باوجود ہر طرح کے ساز و سامان اور وسیع حکومت کے کوئی امن کی جگہ نہ رہی۔ اس کے اپنے غلام اور نوکر غدار اور بے وفا نکلے۔ اسکی سپاہ مقابلہ پر نہ ٹھہر سکی ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ حکومت کسریٰ کا مقابلہ اس جماعت سے ہوا۔ جو کبھی نہ تھکنے والی بلکہ زیادہ تکلات میں زیادہ کام کرنیوالی تھی۔ جو ترقی کا یہ گر سمجھ چکی تھی کہ مسلسل محنت اور کوشش اس کے لئے ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے مُسلمان جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ان کی حالت دیکھو۔ اپنا سب کچھ کھو چکے ہیں ہر جگہ ذلیل اور رسُوا ہیں۔ نہ عزت باقی ہے نہ شوکت کیوں؟ اس لئے کہ یہ تعویزوں اور ٹونوں سے جیتنا چاہتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ سوتے رہیں اور لیلۃ القدر کی برکات سے حصہ مل جائے۔ یہ چاہتے ہیں کہ بغیر کوشش اور جد و جہد کے انعامات حاصل کرلیں۔ جو بالکل عبث اور بیہودہ خیال ہے۔ اگر مسلمان کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو انہیں کام کرنے سے جی چرانا چھوڑ کر کام کرنا پڑیگا۔ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے کی بجائے کوشش کرنی پڑیگی۔ اور جب کوشش کرینگے۔ اور انسان کی پیدائش کی اصل غرض کو پورا کرینگے۔ تب جاکر کامیاب ہونگے۔ خدا تعالیٰ انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتاتا ہے:- وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ انسان اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ عبد بنجائے۔ اور عبد اسوقت تک نہیں بن سکتا جب تک غلاموں کی طرح کام نہ کرے۔ کیا غلام بھی کبھی آرام کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ رات دن کام کرتا ہے۔ اور کام کی وجہ سے ہی آقا اس کو پسند کرتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کا عبد بھی وہی بن سکتا ہے۔ جو اسکی کوشش اور سعی کرتا ہے۔ اپنے آرام و آسایش کو ترک کردیتا ہے۔ اور ہر وقت خدا تعالیٰ کو پانے کی فکر میں رہتا ہے۔ دیکھو جو نفس کا آرام حاصل کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ وہ نفسانی آرام پالیتے ہیں۔ اور جو خدا سے ملنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ وہ خدا کو پالیتے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ تم اپنے آپ کو خدا کے لئے نہ لگاؤ۔ اور پھر خدا کی ملاقات کی تمنا میں کامیاب ہو جاؤ۔ تم جس شعبے میں چلوگے اور کوشش کروگے۔ اسی میں کامیابی حاصل کرسکوگے۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اُسے بیٹھے بٹھائے لیلۃ القدر کی برکات حاصل ہو جائیں وہ قطعاً ان برکات کو حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس کے لئے کوشش اور سعی شرط ہے۔

زمانہ مسیح موعودؑ کی لیلۃ القدر

پھر میں کہتا ہوں کہ ایک اور لیلۃ القدر اسلام نے بیان کی ہے۔ اور وہ وہ لیلۃ القدر ہے کہ جو برکتوں کے لحاظ سے اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ رمضان کی لیلۃ القدر کی برکتیں بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ یہ لیلۃ القدر وہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یہ لیلۃ القدر اس مجدد کے زمانے میں جو صدی کے سر پر آتا ہے۔ آتی ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور لیلۃ القدر ہے جو تیرہ سو سال کے بعد آئی اور وہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ یہ لیلۃ القدر ان تیرہ سو لیلۃ القدروں سے جو رمضان میں آئیں۔ اور ان گیارہ لیلۃ القدروں سے جو مجددوں کے زمانے کی صورت میں ہر صدی کے سر پر نمودار ہوئیں۔ بڑھ چڑھ کر ہے۔ پس وہ زمانہ جس میں حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔ سب سے بڑی لیلۃ القدر ہے۔ نادان ہیں وہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں غزالی اور بخاری اور رازی کو پیش کرتے ہیں وہ آپکی شان سے ناواقف ہیں۔ کیونکہ آپ وہ امام ہیں۔ جو نہ صرف کسی ایک مجدد سے بلکہ ان تمام مجددوں سے جو تیرہ سو سال میں گذرے۔ بڑھ کر ہیں۔ اسی لئے آپ کی لیلۃ القدر اَوروں کی لیلۃ القدروں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اس کی لیلۃ القدر کا زمانہ نبوت والی لیلۃ القدر کے زمانہ سے شروع ہوتا ہے۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسری لیلۃ القدر ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ تم نے اس نوٹ کی بنا پر جو الفضل میں چھپا۔ کتنی خوشیاں منائیں۔ اور کتنا

شوق ظاہر کیا۔ لیکن کیا ایسا ہی شوق اور ایسی ہی خوشی تم نے اس لیلۃ القدر کے لئے جس کی نسبت قرآن کہتا ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد ایک لیلۃ القدر آئیگی۔ ظاہر کی۔ بتاؤ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی۔ اور اس کی کتنی عزت اور وقعت تمہارے دل میں ہے۔ اگر تمہارے دل میں اسکی عزت نہیں تو میں سمجھوں گا۔ کہ تم نے اس لیلۃ القدر کی ایک رسمی عزت کی۔ اور اس کے لئے ایک رسمی خوشی منائی۔ اور اصلی شوق اس لیلۃ القدر کے لئے ظاہر نہ کیا۔ جس کے برکات کے حاصل کرنے کے لئے بہت سے بزرگ تڑپتے مر گئے۔ لیکن پا نہ سکے۔ ایسے ایسے بزرگوں نے اس لیلۃ القدر کا انتظار کیا۔ جن کا اپنا زمانہ لیلۃ القدر ہوتا ہے۔ اور جنکی ہر گھڑی خدا کی عبادت اور اس کی یاد میں کٹتی ہے۔ اور ان کے لئے ہر وقت لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ پھر ایسے پاک نفس لوگوں نے اس لیلۃ القدر کا انتظار کیا کہ لیلۃ القدر جن کی غلام ہوتی ہے۔ اور پھر وہ لوگ اس کا انتظار کرتے ہوئے فوت ہو گئے۔ اور اس کا راستہ دیکھتے دیکھتے دنیا سے گذر گئے جنہیں خدا تعالیٰ کا خاص قرب حاصل تھا۔ پھر نہ صرف ایسے ہی لوگ بلکہ صدہا علماء اور مجدد روتے ہوئے دنیا سے گذر گئے۔ جو حضرت مسیح موعود کے دیدار کو ترستے رہے۔ لیکن انہوں نے آپ کا چہرہ نہ دیکھا ❊

جماعت احمدیہ پر خدا کا خاص فضل

مگر تم پر خدا کا خاص فضل اور رحم ہوا کہ خدا نے تمہیں اس لیلۃ القدر کی برکات سے حصہ پانے کا موقع دیا۔ لیکن اس لئے نہیں۔ کہ تم نے کوئی ایسے اعمال کئے جو خدا تعالیٰ کو خاص طور پر پسند آئے۔ یا تم نے کوئی ایسی قربانی کی۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور منظور ہوئی۔ بلکہ اس لئے اس لیلۃ القدر کی برکات سے حصہ پانے کا موقعہ دیا کہ تم بہت زیادہ تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اسوجہ سے خدا نے تمہاری کمزوریوں پر رحم کیا۔ اور تم کو اسکی برکات سے حصہ دیا تم ایسی تاریکی کے زمانے میں پیدا ہوئے جو بعینہٖ چاند کی ۲۷ تاریخ سے بوجہ اپنی تاریکی کے مشابہ ہے۔ کیونکہ ۲۷ تاریخ کی ساری رات تاریک ہو جاتی ہے۔ اور چاند تما صبح نہیں نکلتا۔ پس تمہیں اس تاریک زمانہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے لیلۃ القدر کے برکات کے حصول کا موقع ملا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ تم نے ان برکات سے کیا فائدہ اُٹھایا۔ اگر نہیں اُٹھایا تو اس کے لئے کوشش نہیں کی۔ مگر رمضان کی ۲۷ کو لیلۃ القدر کی جستجو کرتے ہو۔ تو تمہاری حالت بعینہٖ اس شخص کی سی ہے۔ جو جواہرات اور اشرفیاں لٹاتا ہے اور کوڑی جمع کرتا ہے بلکہ کوڑیوں کی بجائے تنکے۔ میں نے اس لئے کہا ہے۔ کوڑے پھر بھی کسی کام آجاتے ہیں لیکن تنکے ان سے بھی کم درجہ اور کم مصرف کی چیز ہیں ایسی صورت میں کیا تمہیں یہ نہ کہوں کہ اے اس لیلۃ القدر پر خوش ہونیوالو! تم نے اصلی لیلۃ القدر کو ضائع کر دیا اور اسکی پروانہ کی۔

مسیح موعود کے زمانہ کی افضلیت

بیشک تمہیں دنیاوی ترقی حاصل ہوگی کیونکہ خدا تعالیٰ فرما چکا ہے کہ تمہیں غلبہ حاصل ہو گا۔ پس وہ وقت آئیگا اور ضرور آئیگا۔ جبکہ تم کو حکومت ملیگی۔ تم حاکم ہوگے اور لوگ تمہارے محکوم۔ تم لوگوں کے حقوق کا فیصلہ کروگے اور لوگ تم سے مطالبہ کرینگے۔ لیکن وہ ترقیات کا زمانہ اس لیلۃ القدر سے بہتر نہیں ہو گا۔ جو حضرت مسیح موعود کی زندگی کی لیلۃ القدر تھی۔ یہ وہ رات تھی کہ جب تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی تھی۔ اگر تم کو کسی قسم کا شبہ پیدا ہوتا تو تم نے نبی سے عرض کیا۔ جس نے اسے دور کر دیا۔ یا اگر کوئی جھگڑا ہوا۔ تو جھٹ اس نے فیصلہ کر دیا۔ پس میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہمارے لئے سلامتی اور امن کا زمانہ تھا۔ اور وہ رات ہمارے لئے دن سے بہتر تھی۔ کیونکہ اس میں کوئی اختلاف موجود نہ تھا نہ کوئی پیغامی تھا۔ نہ کوئی بابی تھا۔ اس وقت تم میں اختلاف خفا مُد رکھنے والے موجود نہ تھے۔ تمہارا وہ زمانہ امن اور سلامتی کا زمانہ تھا۔ اور وہ وقت تمہارے لئے نہایت آرام دہ وقتوں میں سے تھا۔ اس لئے وہ رات جو کہ ۲۷ کی رات تھی۔ یعنی نہایت تاریکی کی رات وہ ان دنوں سے بہتر تھی۔ جن میں ترقیات ہونگی حکومتیں ملینگی۔ دُنیا میں احمدی ہی احمدی پھیل جائینگے۔ لیکن اختلافات بھی رونما ہونگے۔ تم اسوقت بے خوف اور تمام اختلافوں سے امن میں تھے۔ کیونکہ تم میں خدا کا نبی موجود تھا۔ اور تمہاری حالت بعینہٖ اس شعر کے مطابق تھی۔

> دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
> جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

خدا کا معشوق تمہارے دل میں موجود تھا۔ جب کوئی شک و شبہ پیدا ہوا۔ تم نے اسکی طرف توجہ کی۔ اور وہ شک دور ہو گیا۔ یہ موقع نبی کے زمانہ میں ہر طبقہ کے لوگوں کو ملتا ہے کہ ان کے شبہات دور کئے جاتے ہیں۔ لیکن نبی کی وفات کے بعد یہ سعادت خاص خاص لوگوں کو ہی ملتی ہے۔ اور الہٰی کے شکوک کا ازالہ ہوتا ہے۔ باقی اپنی اسی حالت میں رہتے ہیں۔ اور وہ اسوقت شبہات کا ازالہ نہیں کر سکتے جس طرح کہ وہ نبی کے زمانہ میں آسانی سے کر سکتے تھے۔ اسی لئے وہ بات جو آج بڑوں کو حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں چھوٹوں کو بھی حاصل تھی۔ اور وہ برکات انکو حاصل ہو جاتے تھے۔ جو آج بڑوں کو حاصل ہیں ❊

نبی کا زمانہ لیلۃ القدر ہے

پس لیلۃ القدر کیا ہے۔ ایک نبی کا زمانہ ہے۔ اور ایک نبی کی بعثت کا وقت ہے۔ تم اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور خدا کا قرب حاصل کرو۔ اس لیلۃ القدر میں خدا کے فرستادہ ایک بیج بو جاتے ہیں۔ جو بعد میں نشو و نما پاتا اور بڑھتا ہے۔ اور یہی وہ رات ہوتی ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تنزل الملائکۃ والروح۔ کہا جاتا ہے۔ قرآن میں حضرت عیسیٰ کو روح کہا گیا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ روح کلام اللہ کو بھی کہا گیا ہے۔ اور مجدد کو بھی۔ کیونکہ وہ کلام الہٰی کا حامل ہوتا ہے۔ پس وہ مجدد جو روح کہلاتا ہے۔ تمہاری ہدایت کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ اور یہ زمانہ وہ زمانہ ہے کہ جس میں فرشتوں کا بھی نزول ہوا ہے۔ اور یہ رات امن اور سلامتی کی رات ہے۔ جس میں ملائکہ کا نزول صبح تک ہوتا رہتا ہے۔ پس اب چونکہ صبح ہونے کو ہے۔ اور طلوع آفتاب نزدیک ہے۔ اور وہ دن چڑھنے والا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں حکومت دی جائے۔ تم لوگوں پر حاکم بنائے جاؤ۔ لوگ تمہارے محکوم ہوں۔ تم لوگوں کے حقوق ادا کرو۔ اور وہ تم سے ان حقوق کی ادائگی کا مطالبہ کریں۔ تم اسوقت حاکم ہوگے۔ مظلوم نہ ہوگے لیکن وہ برکات جو تم کو اسوقت ملتی ہیں۔ نہ ملینگی۔ کیونکہ وہ دن ہو گا۔ جو اختلافوں اور اجتہادوں سے بھرا ہوا ہو گا۔ پس فجر ہونے سے پہلے ہوشیار ہو جاؤ۔ کیونکہ فجر ہونیوالی ہے تم اسوقت سے فائدہ اُٹھالو۔ اور اپنی روحانی اصلاح کر لو۔ خدا تم کو توفیق دے ❊

دجال کا ظہور خانہ کعبہ سے

احادیث میں درج ہے کہ دجال تمام روئے زمین پر تسلط کرے گا۔ مگر خانہ کعبہ اور مدینہ تک نہ پہنچ سکے گا۔ مگر روزانہ اخبار انقلاب کلکتہ جس کے ایڈیٹر علامہ کیفی جریا کوئی ہیں۔ ۲۷ و ۲۸ مارچ کے اخبار انقلاب میں لکھتے ہیں۔ کہ مسلمان ہوشیار ہو جائیں۔ کیونکہ خانہ کعبہ سے دجال کا فتنہ شروع ہو گیا۔ اس سے ایڈیٹر صاحب کی مراد شریف مکہ کی خلافت کا اعلان ہے۔ جس کو وہ دجال کا فتنہ تصور کر رہے ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ خانہ کعبہ جہاں احادیث کی رو سے دجال جا ہی نہیں سکتا۔ پھر ایک ایسا شخص جو کہ صدہا سال سے خانہ کعبہ کا محافظ مانا جاتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے۔ روزہ رکھتا ہے۔ عرب ہے۔ اس کے ماتھے پر ک۔ ف۔ ر۔ بھی نہیں لکھا ہوا۔ اس کے پاس کوئی ایسا گدھا بھی نہیں۔ جس کے ایک کان سے دوسرے کان تک ستر باع کا فاصلہ ہو۔ وہ ایک آنکھ سے کانا بھی نہیں۔ مگر اس کو دجال کہنا جائز ہے۔

محمد صلعم کے زمانہ کا دجال

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ وہ ایک بار مکہ سے روانہ ہوئے۔ راہ میں ابن صیاد نے شکایت کی کہ صحابہ کی ان باتوں سے مجھے بہت دکھ ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔ کہ دجال معہود میں ہوں۔ اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ دجال لا ولد ہوگا۔ اور میں صاحب اولاد ہوں۔ اور دجال مکہ مدینہ میں داخل نہیں ہوگا اور میں مکہ سے آ رہا ہوں مدینہ جا رہا ہوں۔ غرضیکہ ابن صیاد کا انتقال مدینہ میں ہوا۔ اور صحابہ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی۔ دیگر صحابہ کو جانے دو۔ حضرت عمر جن کی زبان پر فرشتہ کلام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے قسم کھائی۔ کہ حضور صلعم مجھے ابن صیاد کے قتل کی اجازت دیں۔ یہی وہ دجال معہود ہے۔

انقلاب زمانہ پر آپ حضرت عمر کی اجتہادی غلطی کا کفر کا فتوے نہیں لگائیں گے۔ اور یہ جواب دیں گے۔ کہ یہ حضرت عمر کی اجتہادی غلطی ہے۔ غرضیکہ یہ ایک طویل مگر دلچسپ بحث ہے۔ جو ہم نے اپنی کتاب تحقیق میں خوب کی ہے۔ علاوہ ازیں دجال یا جوج ماجوج دابۃ الارض وفات مسیح نزول مسیح ختم نبوت معیار صداقت غرضیکہ مکمل احمدیت کے تمام مسائل پر ۱۳ دلائل قرآن و حدیث اور غیر احمدی علماء کے اقوال سے پیش کئے ہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ حضرت مسیح موعود کی سیرت معجزات وغیرہ پر سیر کن بحث بھی موجود ہے۔ جسکے متعلق ہر احمدی کی یہ رائے ہے۔ کہ اس کتاب کا ہر وقت ہر احمدی کی جیب میں رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ کتاب نہایت دلچسپ طریقہ سے احمدیت کی صداقت کو ایک غیر احمدی کے ذہن نشین کر دیتی ہے۔ آپ بھی ایک جلد منگوا کر مطالعہ کیجئے۔ اگر ناپسند ہو۔ تو مکمل مطالعہ کے بعد دو چار غیر احمدیوں کو مطالعہ کرا لینے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر آپ واپس کر کے اپنی قیمت واپس منگوا لیں۔

تبلیغ کی آسان ترکیب

تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور ہر احمدی اس فرض سے واقف ہے۔ اور کوئی احمدی اس جوش سے خالی بھی نہیں۔ مگر بعض کو فرصت نہیں۔ بعض کو قابلیت نہیں۔ اسلئے ان کے واسطے یہ آسان راستہ ہے۔ کہ وہ ایک کتاب تحقیق منگوا کر کسی غیر احمدی کو مطالعہ کی غرض سے بذریعہ ڈاک یا دستی طور پر بھجوا دیں۔ جب وہ مطالعہ کر چکے۔ تو اس سے لیکر اور کسی کو دیدیں۔ یوں نہایت آسانی سے ہر شخص تبلیغ کر سکتا ہے۔ پھر یہ ضروری نہیں کہ وہ تحقیق خریدنے کے بعد اپنے پاس ہی رکھے بلکہ چاہے واپس کر دے ہم بخوشی واپس لیکر قیمت دیدینگے میرا خیال ہے۔ کوئی احمدی بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو اس طریقہ سے فائدہ اٹھانے میں عذر کرے گا۔

مرنیکے بعد کیا ہو گا

جلسہ اعظم میں حضرت اقدس کا لیکچر سنایا گیا تھا۔ وہ ہر احمدی نے پڑھا ہوگا۔ اس سوال کا صحیح جواب تو وہی ہے۔ مگر میں یہ کہتا ہوں۔ کہ جب تبلیغ کیواسطے یہ آسان طریقہ نکل آیا ہے۔ کہ آپ تحقیق منگوا لیں اور غیر احمدیوں کو مطالعہ کرانیکے بعد مجھے واپس کر کے اپنی قیمت واپس منگوا لیں تو اب کسی کو تحقیق کے منگوانے میں عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میرا مقصد کتابیں فروخت کرنا نہیں۔ بلکہ صرف تبلیغ ہے اور اسی واسطے یہ سہولت رکھی ہے۔ کہ جب چاہو۔ واپس کر کے اپنی قیمت منگوا لو۔ اب بھی اگر آپ تحقیق منگوا کر تبلیغ کے اس اہم فرض کو ادا نہیں کرینگے۔ تو ضرور مرنے کے بعد آپ سے باز پرس ہوگی اسلئے آپ عہر کا منہ نہ کریں۔ انشاء اللہ یہ ۹ پیسہ ۲ نئے احمدی بنا دینگے۔ اگر نہ بنا دیں۔ تو آپ اپنی قیمت واپس منگوا لیں۔ احمدیوں والا وعدہ کرتا ہوں۔ اگر وعدہ وفا نہ کروں۔ تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیجئے۔

دس ہزار روپیہ انعام

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میری امت میں تیس کذاب پیدا ہونگے۔ انہیں سے ہر ایک یہی کہے گا۔ کہ میں نبی ہوں ایک جگہ لکھا ہے۔ حضور نے چھتیس فرمائے ہیں۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ ستر ہونگے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ کثرت مراد ہے۔ میں نے خدا کے فضل سے اپنی کتاب کے انجام میں ۱۲۹ مدعیان نبوت و مہدویت کا حال درج کیا ہے۔ تمام عیسائی ہندو آریہ یہود جو تمام انبیاء کو ٹھگ اور دو کاندار قرار دیتے ہیں۔ وہ اسکتاب کو منگا کر دیکھیں۔ اور اس کی تردید کریں۔ کہ آج تک ایک بھی ایسا کذاب نہیں گذرا کہ جسکو اسقدر کامیابی ملی ہو۔ جو خدا کے انبیاء کو ملی۔ خصوصاً بانی مذہب والے میرے بیان کردہ معیار کو لوڑ کر علی محمد باب کی صداقت ثابت کر دیں۔ تو وہ بھی دس ہزار روپیہ کے مستحق ہیں جس طرح ۱۶۸ مدعیوں کے حالات اس میں درج ہیں۔ اسی طرح ۳۰۰ اسلامی فرقوں کے حالات بھی اس میں درج کئے گئے ہیں۔ کتاب اسقدر نادر مضامین پر مشتمل ہے۔ کہ تیرہ سو سال میں کسی زبان میں نہیں لکھی گئی۔ یہ کتاب ہر احمدی کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ دہریہ سے دہریہ اور مخالف سے مخالف اسکو پڑھکر صداقت احمدیہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیگا۔ قیمت عہر علاوہ محصولڈاک رعایت صرف اس وقت تھی۔ کہ جب تک کتاب نہیں چھپی تھی۔

بخاری شریف مفت

خدا کے فضل و کرم سے بخاری شریف بھی معہ ترجمہ ہر ماہ دو سیپارہ شائع ہو رہے ہیں۔ صرف ایکبار دو پیسہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے۔ ہر ماہ دو سیپارہ

موتیوں کا سرمہ آنکھوں کیلئے اکسیر ہے

دسیلئے کہ یہ ضعف بصر ککرے خارش چشم جلن پھولا جالا پانی بہنا ابتدائی موتیابند غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک تصدیق کیلئے تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔

ایک پوسٹ ماسٹر کی شہادت:۔ جناب بابو اللہ دتا صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے خود اور اپنے گھر میں جناب شیخ صاحب کا ایجاد کردہ سرمہ موتیوں کا استعمال کیا جملہ امراض چشم کیلئے بہت مفید پایا۔ **ملنے کا پتہ:** منیجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ دفتر نور تنابر تنگہ قادیان ضلع گورداسپور

قادیان کے اندرون قصبہ میں

پختہ مکان کے خواہشمند احباب

کو واضح ہو۔ کہ برلب سڑک شارع عام یہ مکان کسی خاص ضرورت کی بنا پر فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ رقبہ مکان ۴۴ فٹ لمبا اور تقریباً ۳۰ فٹ چوڑا۔ جس میں چار کمرے ایک برامدہ ہے۔ اسمیں اچھی خاصی چار دوکانیں بھی بنکر اور بالاخانہ رہائشی بن سکتا ہے۔ قیمت کا فیصلہ زبانی یا بذریعہ خط وکتابت۔

خاکسار۔ مرزا اصفدر علی احمدی۔ قادیان

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء یعنی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت فی تولہ للعہ علاوہ محصولڈاک ایک خوراک ایک ماہ کو کافی ہے حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ **پتہ:** ڈاکٹر عزیز الرحمن قادر بخش انجنیئر قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واجب التعظیم فاضل اجل عالم بے بدل و باعمل کی شہادت

تریاق چشم

تریاق چشم جو مکرمی مرزا حاکم بیگ صاحب کی ایجاد ہے۔ آنکھوں کی امراض کیلئے بیحد تجربہ فی الواقع تریاق اور اکسیر ثابت ہوا۔ اس کی شہرت کا باعث اس کے نافع اور مفید ہونیکی کافی دلیل اور ثبوت ہے۔ جن صاحبان کو ابھی تک باوجود امراض چشم سے تکلیف میں ہونیکے اس اکسیر صفت تریاق کے استعمال کا موقع نہیں ملا۔ وہ ایک دفعہ آزما کر ضرور دیکھیں اور تجربہ سے اس کی تصدیق کرلیں۔ میں نے بذات خود تریاق چشم کو تجربہ کیا ہے۔ واقعی اپنی صفات اور خواص شائع کردہ میں بلا کم و کاست صحیح پایا۔

خاکسار ابو البرکات غلام رسول راجیکی (راجیکے)

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ صاحب سول سرجن کیمبل پور

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ اور سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ (دستخط انگریزی صاحب سول سرجن)

(دستخط انگریزی صاحب سول سرجن)

نوٹ

قیمت تریاق چشم پانچ روپے فی تولہ۔ علاوہ محصولڈاک وغیرہ موازی ۷ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی

موجد تریاق چشم

گوجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

اطلاع

احباب الفضل کی گذشتہ اشاعت میں جو اشتہار اس جگہ شائع ہوا تھا۔ اور جو آئندہ ہفتہ بھی انشاء اللہ شائع ہوگا احباب خاص توجہ اور غور سے پڑھیں کیونکہ وہ بیحد نفع بخش ہے۔ والسلام

محمد یعقوب ٹیلر ماسٹر سینیئر منیجر دی انڈین ٹیلرنگ کمپنی قادیان پنجاب

حب اطہرا یعنی حافظ جنین

حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت کا لوہا دوست اور دشمن سب مانتے ہیں۔ آپ کا یہ مجرب نسخہ ہے۔ جو حسب ذیل امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے (۱) جن عورتوں کے حمل گرجاتے ہوں (۲) یا جن کے بچے پیدا ہوکر مرجاتے ہوں (۳) یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں (۴) یا جن کے گھر میں اسقاط کی عادت ہوگئی ہو۔ (۵) یا جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) یا جن کے بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہوں بعد کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے گودھری گولیوں کا استعمال کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ر چھ تولہ تک خاص رعایت ۳ تولہ تک محصولڈاک معاف۔

المشتہر

ناظم جان عبداللہ جان دواخانہ معین الصحت

قادیان ضلع گورداسپور

مختصر خبریں

— لنڈن ۷ر مئی۔ لالہ لاجپت رائے نے رائے ظاہر کی ہے۔ کہ سوراجیوں کا میزانیہ مسترد کرنا اور روپیہ کی منظوری سے انکار کرنا اعلیٰ درجہ کی کارروائی ہے اس سے برطانیہ میں ہیجان پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس کارروائی کو جائز اور آئینی قرار دیا جا رہا تھا۔ مہاتما گاندھی نے سوراجیوں کی روکاوٹی پالیسی کے خلاف جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کے برقی پیغاموں نے یہاں بڑی شرارت برپا کر دی ہے۔ مہاتما جیسے ہندوستانی رہنماؤں کو نہیں چاہیئے۔ کہ وہ سوراجیوں کے خلاف دفتری حکومت کی مضبوطی [illegible]

— واشنگٹن ۹ر مئی۔ ہنانی گان نے صدر جمہوریہ امریکہ کے اس مشورہ کو مسترد کر دیا ہے۔ کہ جاپانیوں کے اخراج کو ۱۹۲۶ء تک ملتوی کر دیا جائے۔ بعد کی خبر ہے۔ کہ کانگرس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ضابطہ اخراج کا نفاذ یکم جولائی کو جاری کر دیا جائے ؛

— امرتسر ۹ر مئی۔ سردار جودھ سنگھ ایم اے ممبر قانونی کونسل پنجاب کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کا جو مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ وہ سردار صاحب کے بیان پر واپس لے لیا گیا ہے ؛

— امرتسر ۱۰ر مئی۔ پانچ سو اکالیوں کا چھٹا شہیدی جتھہ جیتو روانہ ہو گیا ہے۔ عدم تشدد کا حلف لیا گیا ہے۔

— شملہ ۱۲ر مئی۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے سر فریڈرک وائٹ کی غیر موجودگی میں سر چمن لال سیتلواد ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کو اسمبلی کا صدر مقرر کیا ہے ؛

— لنڈن ۱۰ر مئی کو سلطنت برطانیہ میں سرطان کے خلاف جدوجہد والی کمیٹی کا جلسہ تھا جس میں اعلان کیا گیا۔ کہ کسی نامعلوم الاسم فیاض شخص نے اس کام کے لئے بیس ہزار پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔

— لنڈن ۸ر مئی۔ دار الامراء میں حکومت ہند کی رخصت غیر حاضری کا مسودہ قانون دوسری دفعہ منظور ہو گیا۔ اس قانون کا اطلاق وائسرائے کمانڈر انچیف اور صوبجات کے گورنروں پر ہو گا ؛

— سنگرور ۹ر مئی۔ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب جیند خرابی صحت کی وجہ سے یورپ جا رہے ہیں ؛

— سر ایڈورڈ میکلیگن جو گورنری پنجاب سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ ۸ر مئی کو لاہور سے پرائیویٹ طور پر معہ چیف سکرٹری اور ذاتی سٹاف کے روانہ ہو گئے ہیں

— لنڈن ۳۰ر اپریل۔ سر پرسی لورین جو برطانیہ کی طرف سے طہران میں سفیر ہیں۔ روس کے راستہ لنڈن پہنچے۔ جنگ کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک برطانوی ملازم نے روس کو عبور کیا۔

— ٹرکی کی اطلاعات مظہر ہیں کہ حجاز میں امن و امان نہیں۔ اس لئے ٹرکی سے لوگ حج کے لئے نہیں جائینگے

— لنڈن ۳۰ر اپریل۔ روزنامے آجکل ایک بچہ کی تصویر اخبارات شائع کر رہے ہیں جو والدیمی واسٹک سے ماسکو آیا ہے۔ اگرچہ اسکی عمر پانچ سال کی ہے۔ لیکن سن بلوغ کو پہنچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور ڈاڑھی مونچھیں نکلنے لگی ہیں۔

— کلکتہ ۳۰ر اپریل۔ ایک جہاز کے ایک انگریز انجینئر نے ایک خلاصی کو ہلاک کر دیا۔ انجینئر کو پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ جسے صرف ۲۵۰ روپے جرمانہ ہوا ؛

— سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ اس کو کسی شخص نے پویدیال شرما نے ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں ہندوستان سے تمام عیسائیوں۔ سکھوں۔ یہودیوں اور مسلمانوں کو نکل جانے کی دھمکی دی ہے۔ ورنہ وہ بم سے اڑا دیئے جائینگے۔

— پشاور ۱۲ر مئی۔ جدید اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ خوست کی دوسری بغاوت فرو ہو گئی ہے۔ اور افغانی فوجوں کی دھاک بیٹھ گئی ہے۔ اب لڑائی کا کوئی اندیشہ نہیں۔ غلزئیوں کا قبیلہ وفادار رہا ہے منگل و للدمان قوم نے معلوم کر لیا ہے کہ آیندہ معاندانہ اجتماع افغانوں کے خلاف ٹھیک نہیں ؛

— خلیفہ معزول اور شہزادوں و خاندان عثمانی کی حالت بوجہ افلاس نہایت درجہ ناگفتہ بہ ہے۔ فرانس سے امداد طلب کی گئی۔ مگر ناکامی ہوئی۔ ایک ماہر فن اقتصادیات کا قول ہے۔ کہ خواہ کتنی ہی کفایت شعاری کی جاوے ایک ماہ سے زیادہ سرمایہ نہیں چل سکیگا۔ ترکوں نے خلیفہ کی خالص جائداد پر قبضہ کر لیا۔ بوجہ فلاکت یا بزدلی تمام شاہی خواتین ایک ہی کمرہ میں سوتی ہیں۔ خلیفہ معزول میں ایک نوکر رکھنے کی بھی طاقت نہیں۔ [illegible] ان کا وقت مصوری اور نگانے کی چیزیں بنانے پر صرف ہوتا ہے (ہمدم ۱۵ر مئی)

— شملہ میں ایک جماعت جمعیہ حامی خلافت افغانستان کے نام سے قائم ہوئی ہے۔ جس نے مسلمانان ہند کے سامنے امیر امان اللہ خان کو خلیفہ بنائے جانے کی تجویز رکھی ہو

— حکومت ٹرکی نے فیصلہ کیا ہے کہ مجلس ملیہ کے ایوان کے آگے مصطفےٰ کمال پاشا کا مجسمہ قائم کیا جائے اس مجسمہ کی تعمیر کے لئے ترک۔ فرانسیسی۔ اطالوی اور جرمن سنگتراشوں کو دعوت دیگئی ہے کہ وہ خاکے پیش کریں۔ تین بہترین خاکوں پر پندرہ ہزار لیرہ انعام دیا جائیگا انگریز سنگتراشوں کو اس مقابلہ میں پیش نہیں کیا گیا ؛

— مدینہ ۱۱ر مئی۔ ہز ہائنس سر شجاع الملک مہتر چترال حجاز ریلوے سے آج مدینہ منورہ پہنچ گئے ہیں ؛

— الہ آباد ۷ر مئی۔ سہارن پور میں بدوران ہاکی میچ بجلی گری۔ جس سے ایک کھلاڑی ہلاک ہوا۔ باقیوں کو بھی کچھ صدمہ ہوا۔

— لنڈن ۱۳ر مئی۔ وزیر ہند کی دعوت پر لالہ لاجپت رائے نے ان کے مکان پر کھانا کھایا۔ دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا

— مشہد ۱۲ر مئی [illegible] طاعون سے ۱۲۰۰ اموات ہوئیں

— کلکتہ ۱۴ر مئی۔ ۱۷ر مئی یا اس کے بعد برٹش پوسٹل آرڈروں کی قیمت ۱۴ روپے فی پونڈ کے حساب سے دیجا دیگی۔

— لنڈن۔ مسٹر والس نے دیوان عام میں کہا کہ یکم اپریل کو ہندوستان میں ٹریٹوریل فورس کی طاقت حسب ذیل تھی افسر ۵۹۱۵۔ دیگر کارکنان ۳۵۶۷۶

— ایک سرکاری بیان سے ظاہر ہے کہ ایک روپیہ والے جدید نوٹ جاری کئے گئے۔ جو پہلے نوٹوں کی طرز پر ہیں۔ معمولی فرق ہے۔ جدید نوٹ کے اجراء کے بعد بھی پرانے ایک روپیہ والے نوٹ سرکاری خزانے اور بازار وغیرہ میں قبول کئے جائینگے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)